سیرت و سوانح

امام جمال الدین زیلعیؒ

عبد الرشید عراقی

امام جمال الدین زیلعی ائمہ فحول میں تھے۔ علمائے اسلام نے ان کے حفظ و ضبط' عدالت و ثقاہت اور اتقان کا اعتراف کیا ہے۔ حافظ جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطیؒ نے ان کو مصر کے حفاظ حدیث اور نقادان فن میں شمار کیا ہے اور ان کو "اَحدُ الحُفّاظِ الحدیث" کا لقب عطا کیا ہے{۱}۔

امام زیلعی حدیث میں بہت باکمال تھے۔ اس فن کی طلب و تحصیل اور کتب حدیث کی جمع و تالیف سے اس فن میں ان کے علمی تبحر' وسعتِ نظر' حدیث اور تمام علوم حدیث سے ان کی مکمل واقفیت اور ان میں کامل دسترس کا اندازہ ہوتا ہے{۲}۔

امام جمال الدین زیلعی کی حدیثوں کے متون و مطالب اور ان کے طرق و اسناد پر بھی وسیع نظر تھی۔ فنِ جرح اور تعدیل میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ مولانا عبد الحی لکھنوی لکھتے ہیں کہ

> "امام زیلعی کی تخریج سے فن حدیث اور اس کی جزئیات و فروع میں ان کی وسعت علم و نظر اور اسماء الرجال میں تبحر کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے"۔{۳}

فقہ میں بھی امام زیلعی کو بہت بصیرت حاصل تھی۔ ارباب سیر اور اہل تذکرہ نے ان کا فقہ میں صاحب کمال ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ تخریج میں ان کو بہت ہی کمال حاصل تھا اور تخریج سے ان کے فقہی کمال اور علمی جلالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ

> "ابن ہمام نے ہدایہ کی شرح فتح القدیر میں حنفی مذہب کے جو دلائل تحریر کئے ہیں وہ زیادہ تر زیلعی کی تخریج سے ماخوذ ہیں"۔{۴}

امام زیلعی حدیث و فقہ میں زیادہ ممتاز تھے اور دونوں علوم میں ان کے علمی تبحر' مہارت اور ژرف نگاہی کی وجہ سے علمائے اسلام نے ان کو "الامام الفاضل

المحدث" اور "الفقیہ الامام" کے القاب دیئے ہیں۔ {۵}

امام جمال الدین زیلعی فقہی مذہب میں حنفی تھے اور ان کا شمار ائمہ احناف کے اجلہ علماء میں ہوتا ہے۔ ان کو اپنے فقہی مسلک میں غلو نہ تھا بلکہ انکی طبیعت میں انصاف پسندی تھی۔ ان کی سیرت و اخلاق کی بلندی کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ احادیث کی شرح و توجیہ اور ان کے مباحث و مسائل کی تحقیق میں فقہی عصبیت کو راہ نہ دیتے تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ

"امام زیلعی نہایت حق گو و انصاف پسند تھے۔ ہر باب میں اپنے مذہب کے مخالفین کے دلائل بھی نہایت فراخدلی سے بیان کرتے ہیں۔ اور ان کو جو کچھ معلوم ہوتا تھا اس کو بلا ردو کد نقل کرتے تھے"۔ {۶}

امام زیلعی بڑے ستودہ صفات اور پاک طینت تھے۔ طبیعت میں نرمی، شرافت اور مروّت تھی۔ اپنی اس شرافت، حسن اخلاق، میانہ روی اور عدل پسندی کی وجہ سے ہر طبقہ و مسلک کے لوگوں میں مقبول تھے۔ علمی کمالات کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت اور تقویٰ و طہارت میں بھی ممتاز تھے۔ ان کا دل رذائل سے پاک تھا۔ {۷}

امام جمال الدین زیلعی کا سن ولادت معلوم نہیں ہو سکا لیکن ان کا انتقال ۱۱/ محرم الحرام ۷۶۲ھ کو قاہرہ (مصر) میں ہوا۔ {۸}

تصنیفات

امام زیلعی کو علم و فن سے بڑا اشتغال تھا۔ ان کا زیادہ وقت مطالعہ کتب اور تصنیف و تالیف میں بسر ہوتا تھا۔ احادیث کی تخریج میں ان کو ملکہ حاصل تھا۔ آپ کی تین کتابوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے :

۱۔ مختصر معانی الآثار : یہ امام طحاوی کی مشہور کتاب "معانی الآثار" کا مختصر ہے۔

۲۔ تخریج احادیث الکشاف : اس میں علامہ زمخشری کی مشہور تفسیر کشاف کی حدیثوں اور آثار کی تخریج کی گئی ہے۔ مگر حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ جن حدیثوں کو زمخشری نے اشارتاً ذکر کیا تھا ان کی تخریج نہیں کی اور موقوف آثار و روایات سے بھی تعرض نہیں کیا گیا۔ {۹}

حافظ ابن حجر نے تخریج احادیث الکشاف کی ایک جلد میں تلخیص کی اور ایک جلد میں اس کا استدراک لکھا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ دونوں کتابیں چھپی ہیں یا نہیں ' لیکن ان کے قلمی نسخے کتب خانہ خدلویہ مصر میں موجود ہیں۔ {۱۰}

۲۔ نصب الرّایہ فی تخریج الہدایہ : یہ امام جمال الدین زیلعی کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب "الہدایہ" کی حدیثوں کی تخریج کی ہے۔ ہدایہ کی اس سے عمدہ اور بہتر کوئی تخریج نہیں لکھی گئی۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں :

> امام زیلعی نے یہ تخریج لکھ کر جس طرح حنفی مذہب کی عظیم الشان خدمت انجام دی ہے اسی طرح دوسرے فقہی مذاہب کی بھی غیر معمولی خدمت انجام دی ہے کیونکہ انہوں نے صرف حنفی مسلک اور اس کے دلائل بیان کرنے ہی پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ دوسرے ائمہ کے مذاہب اور ان کے دلائل' تخریجات و تفریعات بھی تفصیل و وضاحت کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ محض حنفی مذہب و مسلک ہی کا عمدہ اور بیش قیمت ذخیرہ نہیں ہے بلکہ اس کی حیثیت دائرۃ المعارف اور انسائیکلوپیڈیا کی ہے' جس میں تمام ائمہ مجتہدین و فقہائے امصار کے مسالک و دلائل کی مکمل تفصیل موجود ہے۔
>
> مصنف نے جہاں اس میں حنفی ائمہ کے امہات کتب سے معلومات و مسائل نقل کئے ہیں وہیں شوافع میں بیہقی' نووی اور ابن دقیق العید' مالکیہ میں ابن عبد البر اور حنابلہ میں ابن جوزی اور ابن عبدالہادی وغیرہ اساطین مذہب کی کتابوں کے مباحث و مندرجات کا بھی منتخب حصہ شامل کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے احناف کی طرح دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اس سے نقل و استفادہ کرتے رہے ہیں۔ {۱۱}

حافظ ابن حجر نے "الہدایہ فی تلخیص نصب الرایہ" کے نام سے اس کا مختصر لکھا تھا جو مطبوع ہے اور ہندوستان میں بھی دوبارہ چھپ چکا ہے۔

"نصب الرایہ فی تخریج الہدایہ" ہندوستان میں پہلی بار ۱۳۰۱ھ میں مطبع علوی لکھنو سے شائع ہوا تھا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۳۵۷ھ (۱۹۳۵ء) میں مجلس علماء ڈابھیل نے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا اور شروع میں ایک بہت عمدہ اور محققانہ مقدمہ اور مفید

حواشی بھی اس ایڈیشن میں شامل کئے گئے ہیں۔

حواشی

{۱} حسن المحاضرہ، ج ۱، ص ۱۵۱
{۲} مقدمہ تحفۃ الاحوذی، ص ۱۳۸
{۳} الفوائد البہیہ، ص ۹۵
{۴} مقدمہ نصب الرایہ، ص ۸
{۵} ذیل تذکرۃ الحفاظ، ص ۱۲۸۔ الدرر الکامنہ، ج ۲، ص ۳۱۰۔ البدر الطالع، ج ۱، ص ۴۱۰
{۶} الدرر الکامنہ، ج ۲، ص ۳۱۰
{۷} الدرر الکامنہ، ج ۲، ص ۳۱۰
{۸} الدرر الکامنہ، ج ۲، ص ۳۱۰
{۹} کشف الظنون، ج ۲، ص ۳۱۴
{۱۰} تذکرۃ المحدثین، ج ۲، ص ۴۷۰
{۱۱} تذکرۃ المحدثین، ج ۲، ص ۴۷۱

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن اور امیر تنظیم اسلامی
ڈاکٹر اسرار احمد
کی علمی و فکری اور دعوتی و تحریکی کاوشوں کا نچوڑ
۲۸۰ صفحات پر مشتمل ایک اہم علمی دستاویز جس میں عملی خطوط کی نشاندہی بھی موجود ہے
دعوت
رجوع الی القرآن
کا منظر و پس منظر
■ سفید کاغذ ■ عمدہ کتابت ■ دیدہ زیب طباعت ■ قیمت مجلد ۸۰ روپے ■ غیر مجلد ۶۰ روپے